بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۵۶	۴ نبوت ۱۳۴۵ھش ۱۹ رجب ۱۳۸۶ھ ۴ نومبر ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵ / ۲۰

اخبار احمدیہ

۰ ربوہ ۳ رنومبر۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۰ لاہور ۳ رنومبر محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اپریشن کے بعد اب گھر واپس تشریف لے آئی ہیں۔ اگرچہ طبیعت رفتہ رفتہ بحال ہو رہی ہے لیکن کمزوری تا حال بہت زیادہ ہے۔ نیز دائیں پسلی کی طرف شدید اعصابی درد بھی اٹھتا ہے جس کی وجہ سے کروٹ بھی نہیں بدل سکتیں اور رات کو نیند بھی بہت کم آتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

۰ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمد بشیر احمد علی صاحب کو تا $\frac{۳۰}{۶۸}$ امیر ضلع جھنگ منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

---

۰ تمام ایسی مجالس خدام الاحمدیہ جن میں زعامتیں قائم ہیں ان کے قائدین کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی مجلس کے تمام حلقہ جات کے زعماء کے انتخابات کروا کر ۹ نومبر تک ان کی رپورٹ مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ منظوری بھجوائی جا سکے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

---

۰ ربوہ ۲ رنومبر۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب کالا گڑھی کے نانا محترم چوہدری عبدالمنان خان صاحب کالا گڑھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں دس روز سے سخت بیمار ہیں۔ اور آجکل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ان کا اپریشن ہوگا۔ احباب کامیاب اپریشن ہونے اور ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

علمی تقاریر کا چھٹا جلسہ

علمی تقاریر کا چھٹا جلسہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں مورخہ ۵ رنومبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ اس اجلاس میں محترم مرزا عبدالحق صاحب سرگودہا، محترم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور اور محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ربوہ تقاریر فرمائیں گے۔ تقاریر کے عنوان یہ ہیں۔

(۱) بعثت مسیح موعودؑ کی علامات از روئے قرآن مجید

(۲) " " " احادیث نبویہ

(۳) " " " بیانات بزرگان امت

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بجز خدا کی توفیق اور مدد کے توبہ کرنا اور اس پر قائم ہو جانا محال ہے

توبہ ایک موت کو چاہتی ہے جس کے بعد انسان کو ایک نئی زندگی دی جاتی ہے

"سچی توبہ ایک مشکل امر ہے بجز خدا کی توفیق اور مدد کے توبہ کرنا اور اس پر قائم ہو جانا محال ہے۔ توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں۔ دیکھو خدا قلیل سی چیز سے خوش نہیں ہو جاتا۔ کوئی ذرا سا کام کر کے خیال کر لینا کہ بس اب ہم نے جو کرنا تھا کر لیا اور رضا کے مقام تک پہنچ گئے، یہ صرف ایک خیال اور وہم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک بادشاہ کو ایک دانہ دے کر یا مٹی کی مٹھی دے کر خوش نہیں کر سکتے بلکہ اس کے غضب کے مورد بنتے ہیں تو کیا وہ احکم الحاکمین اور بادشاہوں کا بادشاہ ہماری ذرا سی ناکارہ حرکت سے یا دو لفظوں سے خوش ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے۔

توکّل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔ صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی برباد اور تہ و بالا کر سکتے ہیں، ان کی دست برد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود پر پہنچا۔

توبہ کے معنی ہی یہ ہیں کہ گناہ کو ترک کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا، بدی چھوڑ کر نیکی کی طرف آگے قدم بڑھانا، توبہ ایک موت کو چاہتی ہے جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے اور پھر نہیں مرتا۔ توبہ کے بعد انسان ایسا بن جاوے کہ گویا نئی زندگی پا کر دنیا میں آیا ہے۔ نہ اس کی وہ چال ہو نہ اس کی وہ زبان، نہ ہاتھ، نہ پاؤں، سارے کا سارا نیا وجود ہو جو کسی دوسرے کے ماتحت کام کرتا ہوا نظر آجاوے۔ دیکھنے والا جان لے کہ یہ وہ نہیں یہ تو کوئی اور ہے"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ نومبر ۱۹۶۶ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم کارنامہ

(۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی آیات سے اسلامی اصول رواداری کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ اسلام تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ تعاون کا حامی ہے۔ آپ نے جو باتیں پیش کی ہیں۔ ان کا ذکر ہم پہلے اداریوں میں آپ کے رسالہ پیغام صلح کے حوالوں سے کر چکے ہیں۔ آپ نے برصغیر ہند کی دو بڑی مذہبی اقوام ہندو اور مسلمانوں میں تعاون علی البر اور اتحاد و اتفاق کے ذرائع بیان فرمائے ہیں۔ اور بتایا ہے کہ اگرچہ امتداد زمانہ سے ویدوں کی تعلیمات میں تحریف و تبدیل کی گئی ہے۔ اور اصل تعلیم کو مسخ کر دیا گیا ہے۔ تاہم ویدوں میں جو اصل تعلیمات دی گئی ہیں۔ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں۔

آپ نے ہندوؤں اور یہودیوں کے ادیان کا مقامی اور مختص بالوقت ہونا بیان کر کے اس بات کو واضح کیا ہے کہ کیوں ان مذاہب کے پیرو تنگ نظر واقعہ ہوئے ہیں۔ اور سوائے اپنے مذہب کے باقی تمام دوسرے مذاہب کو قطعاً جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اس کے برخلاف اسلام نے اس امر کو نہایت وضاحت سے پیش کیا ہے کہ تمام انسان یکساں بنیادی حقوق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صرف ہنود یا یہود کا ہی رب نہیں بلکہ تمام انسانوں کا رب ہے۔ قرآن کریم کے شروع ہی میں اس حقیقت کو الحمد للہ رب العالمین کہہ کر بیان کر دیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمام عالموں کا پالنے والا ہے۔ وہ الرحمٰن الرحیم ہے۔ وہی سب انسانوں کی پرورش کے لئے پہلے سامان مہیا کرتا ہے۔ اور وہی رحیم بھی ہے۔ یعنی انسان جب اس سے استمداد کرتا ہے۔ تو وہی اس کی مدد بھی کرتا ہے۔ اسی طرح اسلام نے ایک ہی اصول تمام انسانوں کے لئے پیش کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تشریح کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے خواہ وہ کسی ملک کا رہنے والا ہو۔ مادی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے سامان مہیا کئے ہیں۔ ہوا۔ پانی۔ اناج پھل وغیرہ دوسری اشیاء ضروریہ جو انسانی مادی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے چاہئیں۔ سب ملکوں میں حسب حالات مہیا کی ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں ہے کہ اس نے ہر ملک کے لوگوں اور ہر قوم کی روحانی زندگی کے قیام کے لئے بھی تمام ملکوں میں اور تمام اقوام میں اپنے فرستادہ ارسال کئے ہیں۔ جن کو قرآن کریم میں کئی پیراؤں سے بیان کیا گیا ہے۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ
وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اس نے کچھ انبیاء علیہم السلام کا ذکر کیا ہے۔ اور ایسے انبیاء علیہم السلام بھی ہیں جن کا ذکر نہیں کیا گیا۔ روایت ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے ہیں۔ اب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ تمام انبیاء حضرت بنی اسرائیل ہی میں مبعوث ہوئے ہیں۔ تورات اور انجیل میں جن انبیاء کا ذکر آتا ہے وہ بھی بہت محدود تعداد میں ہیں۔

اسلام نے جو یہ اصول پیش کیا ہے کہ

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

یہ بھی اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ تمام انسانوں تک کسی نہ کسی نبی کے ذریعہ حق پہنچایا گیا ہے۔ البتہ انہوں نے اپنی باتیں ملا کر حق کو چھپا دیا ہے۔ ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ اس لئے حق کو گمراہی سے الگ کر دیا گیا ہے۔ تاکہ انسانی ضمیر حق کو پہچان لے۔ اس لئے جبر کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ تمام انسانوں کو حق کی پہچان دی گئی ہے اور یہ فطرت انسانی میں داخل ہے۔ کہ وہ حق کی پہچان کرے اب یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانی فطرت میں تو شناخت حق کا مادہ رکھ دے۔ اور حق کو ان کے سامنے پیش نہ کرے۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم اور ملک میں اپنے فرستادگان مبعوث کئے ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تشریح کرتے ہوئے ایک نشانی بتائی ہے کہ جن بزرگوں کو کوئی قوم اپنا پیشوا اپنے مذہب مانتی ہے۔ چاہیئے کہ اس کو ہم بھی تسلیم کر لیں۔ اسی اصول کے مطابق آپ نے ہندوؤں کو پیشکش کی کہ ہم تو از روئے اسلام آپ کے رشیوں منیوں اور پیشوایان مذاہب کو سچا مانتے ہیں۔ آپ بھی ہمارے آقا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا مان لیں۔ اس طرح باہمی اتحاد و تعاون کی ایک مستحکم بنیاد قائم ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اسلام دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے پیشوایان مذاہب کی بزرگی کو تسلیم کر لینے کی تلقین کرتا ہے چنانچہ مسلمان یہودیوں اور عیسائیوں اور حتی کہ جینیوں، بودھوں کے پیشواؤں کو سچا ماننے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک مسلمان کو تو یہ ہدایت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی فرستادہ کتابوں اور رسولوں پر ایمان لائے۔ ایک مسلمان کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک وہ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

کا اقرار نہ کرے۔

یعنی ایک مسلمان کے لئے صرف اللہ تعالیٰ پر ہی ایمان لانا کافی نہیں ہے بلکہ فرشتوں اس کی فرستادہ کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ اس کے بغیر اس کا ایمان مکمل ہی نہیں ہو سکتا۔

اسلام کی اسی عالمگیر تعلیم کی وجہ سے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کی معلوم دنیا کے ہمسایہ اکابر اقوام کو تعاون علی البر کے متعلق خطوط لکھے۔ اگر وہ لوگ آپ کے پیشکردہ بنیادی اتحاد کے اصولوں کو مان لیتے اور دست تعاون بڑھاتے۔ تو یقیناً اسی وقت دنیا میں امن کی وہ فضا قائم ہو جاتی۔ جو امن کی فضا اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ مگر ان لوگوں میں سے اکثر نے مخالفت کا طریق اختیار کیا۔ اور داعی الی الحق کو اور اس کے آوردہ پیغام کو دنیا سے بزور مٹا دینے کے لئے آمادہ ہو گئے اور محض دفاع کے لئے اسلام کو بھی تلوار سے ان کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اور تاریخ انسانی گواہ ہے کہ آخر اس طریق سے بھی حق ہی کامیاب ہوا۔ اور ابھی ایک صدی نہیں گذری تھی کہ مسلمان اس وقت کی تمام معلومہ دنیا پر چھا گئے۔

آج احمدیت نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی راہ نمائی میں پھر دنیا کے سامنے اسلام کے ان عظیم اصولوں کو پیش کیا ہے۔ جن پر عمل کر کے تمام مذاہب اور خیالات کے لوگ باہم اتحاد اور تعاون کا طریق اختیار کر کے دنیا کی طوفان زدہ فضا کو امن کی فضا میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ (باقی)

مخلصین جماعت سے گزارش

موسم سرما شروع ہو چکا ہے۔ مساکین اور نادار جو سردی سے بچاؤ کے لئے گرم پارچات کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کی درخواستیں کپڑوں کے لئے آ رہی ہیں۔ جماعت کے دردمند اور مخلص احباب کی خدمت میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مالی وسعت دے رکھی ہے گزارش ہے وہ غرباء کے لئے نئے یا مستعمل پارچات بھجوا کر ثواب حاصل کریں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ولادت

مکرم شاہد احمد صاحب بی اے کراچی ابن مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۶ اکتوبر کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اس کا نام کامران شاہد رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

الوصیّت کا عظیم الشّان آسمانی نظام

اور

اس میں شامل ہونیوالوں کے فرائض

(مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب محمد نگر لاہور)

الوصیّت کا نظام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے تین سال قبل ۱۹۰۵ء میں اپنی جماعت کو ایک وصیت کی جو کہ الوصیّت کے نام سے شائع شدہ ہے۔ اس وصیت کا موجب وہ متعدد الہامات ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنی وفات کی خبر دی اور آپ نے مناسب سمجھا کہ اپنی جماعت کو ایک ایسی راہ بتا جاویں جو نہ صرف آپ کی زندگی میں بلکہ وفات کے بعد بھی درجات کی بلندی کا موجب ہوتی رہے اور بعد میں آنے والی نسلیں بھی ان کے نمونہ کو دیکھ کر ایمان میں ترقی کرتی رہیں۔

وفات کے متعلق الہامات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے متعلق چند الہامات درج ذیل ہیں۔

(عربی متن کا ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعادِ مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہ رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں۔ اُن میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دے دیں۔ تو اس حالت میں فوت ہو گا جو میں تجھ سے راضی ہوں گا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی۔ لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقوےٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (الوصیت صا)

اسی طرح فرمایا کہ پھر بعد اس کے خدا تعالےٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اُداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائباتِ قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔ (الوصیت)

ان الہامات کے بعد حضور نے جماعت کو ایک دفعہ پھر ان امور کی طرف توجہ دلائی جس کے لئے حضور کو مامور کیا گیا تھا اور جماعت کے سامنے ایک ایسا پروگرام رکھا جس کے ذریعہ سے احباب جماعت خدا اور اس کے دین کی طرف متوجہ ہوتے رہیں۔ کوئی نیا کام نہ تھا بلکہ ہمیشہ ہی انبیاء اس طریق پر چلتے رہے ہیں اور انبیاء کی وصایا کا ذکر قرآنِ مجید میں آتا ہے۔ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق ہے:۔

ام کنتم شھداء
اذ حضر یعقوب
الموت ط اذ قال
لبنیہ ما تعبدون من
بعدی ط قالوا نعبد
الٰھک و الٰہ اباءک
ابراھیم و اسماعیل
و اسحاق الٰھًا واحدًا
و نحن لہٗ مسلمون ہ
(بقرہ آیت ۱۳۴)

یعنی کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ پر موت کی گھڑی آئی اور جب اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے انہوں نے جواباً کہا کہ ہم تیرے معبود اور تیرے باپ دادوں ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کے معبود کی جو ایک ہی معبود ہے۔ عبادت کریں گے۔ اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔ اسی طرح اس زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے حضرت لقمان علیہ السلام کی وصیت کا ذکر بھی قرآن مجید میں ہے۔ فرماتا ہے:۔

یبنیّ اقم الصلوٰۃ
و امر بالمعروف
و انہ عن المنکر
و اصبر علیٰ ما اصابک
انّ ذٰلک من عزم الامور
و لا تصعّر خدّک
للنّاس و لا تمش
فی الارض مرحًا
انّ اللہ لا یحبّ کلّ
مختالٍ فخورٍ ہ و اقصد
فی مشیک و اغضض
من صوتک انّ انکر
الاصوات لصوت الحمیر
(سورہ لقمٰن ۴۲)

ترجمہ:۔ اے میرے بیٹے نماز کو تمام شرائط سے قائم رکھ اور معروف باتوں کا حکم دیتا رہ۔ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتا رہ۔ اور جو تنگی ترشی تجھے پہنچے اس پر صبر سے کام لے یہ بات یقیناً نہایت ہی ہمّت والے کاموں میں سے ہے اور اپنے گال لوگوں کے سامنے غصّہ سے مت پُھلا اور زمین میں تکبّر سے مت چل۔ اللہ تعالےٰ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔ اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھ کیونکہ آوازوں میں سے سب سے ناپسندیدہ آواز گدھے کی ہے۔

ایک عظیم الشّان وصیّت

اب آپ اس عظیم الشان وصیّت کو بھی یاد کر لیں جو ہمارے آقا و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری دنیا کے باسیوں کے لئے فرمائی۔ ہجرت کے دسویں سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حج کے لئے تو نکلے اور روایت ہے کہ اس دفعہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کا مجمع تھا۔ اس حج میں آپؐ نے اونٹنی پر سوار ہو کر ایک خاص خطبہ پڑھا جو بعد میں خطبہ الوداع کے نام سے مشہور ہوا۔ آپؐ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اے لوگو میری باتوں کو اچھی طرح سُن لو کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد پھر بھی اس موقعہ پر میں تم سے مل سکوں گا یا نہیں۔ فرمایا اے لوگو یاد رکھو جیسا یہ دن اور یہ مہینہ حرمت والا ہے اسی طرح تمہارے جان اور مال ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ دیکھو امانتیں اُن کے مالکوں کے سپرد کرنی چاہئیں اور یہ باتیں جو میں تمہیں کہہ رہا ہوں تم میں سے ہر ایک موجود شخص کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کو پہنچائے جو اس جگہ حاضر نہیں۔ یاد رکھو تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال کیا جاوے گا۔ آج سود کی تمام رقوم ترک کی جاتی ہیں اور وہ تمام خون جو جاہلیت میں ہو چکے ان کا قصاص معاف کیا جاتا ہے۔ اے لوگو آج شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا کہ پھر کبھی اس کی پرستش اس زمین میں کی جاوے۔ سوائے اس کے چھوٹے چھوٹے امور میں اس کی اطاعت کی جاوے گی۔ اے لوگو عورتوں کا تم پر حق ہے وہ تمہارے ہاتھوں میں خدا تعالےٰ کی امانت ہیں پس تم ان سے نیک سلوک کرو اور دیکھو غلام کا بھی خیال رکھو وہ خوراک جو تم کھاتے ہو ان کو کھلاؤ اور وہ پوشاک جو تم پہنتے ہو ان کو بھی پہناؤ۔ اے لوگو اچھی طرح سُن لو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تم سب ایک ہی سلسلہ اخوّت میں منسلک ہو۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے کے مال میں بلا اجازت تصرف کرے۔

عرفہ کے روز قیامِ مکّہ کے دوران ہی آپؐ پر اس آیت کا نزول ہوا:۔

الیوم اکملت لکم دینکم
و اتممت علیکم نعمتی۔

ترجمہ:۔ یعنی آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کو پُورا کر دیا۔

عام صحابہ تو اس سے بہت خوش ہوئے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ کیونکہ آپ اس حقیقت کو سمجھ گئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اب ہم سے جلد جُدا ہونے والے ہیں۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ۱۲۔ ربیع الاوّل ۱۱ھ کو آپ وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

پس آقا کی اسی سنّت کے ماتحت غلام نے بھی اپنی جماعت کو وصیت فرمائی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت پر اگر غور کیا جاوے۔ صاف طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت کی تکمیل معلوم ہوتی ہے۔ جن امور کی طرف آنحضرت صلعم نے نصیحت کے طور پر توجہ دلائی۔ حضرت مسیح موعود

قافلہ قادیان میں شامل ہونیوالے اصحاب متوجہ ہوں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پہ قافلہ قادیان جائے گا۔ رمضان المبارک کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۴-۵-۶ دسمبر مقرر ہوئی ہیں۔ قافلہ کی روانگی انشاء اللہ تعالے لاہور سے بتاریخ ۲ دسمبر ۶۶ء گنڈا سنگھ حسینی والا بارڈر کے ذریعہ ہوگی۔ لاہور سے بارڈر تک اور بارڈر سے فیروزپور سٹیشن تک سفر بذریعہ بس ہوگا۔ اور فیروزپور سے بذریعہ ٹرین جالندھر امرتسر ہوتے ہوئے ۳ دسمبر کو قادیان پہنچیں گے اور قادیان سے ۷ دسمبر کی شام کو اسی راستہ سے واپسی ہوگی اور حسینی والا گنڈا سنگھ بارڈر پہ ۸ دسمبر کو واپس پہنچیں گے اور وہاں سے بذریعہ بس لاہور آنا ہوگا۔

جو اصحاب قافلہ میں جانا چاہیں وہ نظارت خدمتِ درویشاں سے مومینی کے مطلوبہ فارم حاصل کر کے اپنے ضروری مطلوبہ کوائف بھجوا دیں۔ مندرجہ ذیل شرائط جو بہرحال ضروری ہیں انہیں ملحوظ رکھا جائے:۔

۱۔ صرف ایسے احباب درخواستیں بھجوائیں جن کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہو اور وہ ہندوستان کے سفر کے لئے کام آسکتا ہو یا وہ پاسپورٹ جلد بنوا سکتے ہوں۔ نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں اور بعد میں ارادہ ترک کر کے دفتر کی پریشانی اور ناواجب اخراجات کا موجب نہ بنیں۔

۲۔ اس قافلہ میں صرف وہی اصحاب شامل ہو سکتے ہیں جو تین سال سے قادیان نہیں گئے یعنی ۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۵ء میں قادیان نہیں گئے۔

۳۔ درخواست مطبوعہ فارم پہ دی جائے اور اس پر پریذیڈنٹ یا امیر مقامی جماعت کی تصدیق درج ہونی ضروری ہے۔

۴۔ چونکہ وہ ایام شدید سردی کے ہوں گے اور سفر بھی لمبا ہے اس لئے اس قافلہ میں مستورات۔ بچے اور ضعیف العمر اصحاب نہیں جا سکتے۔

۵۔ جن احباب کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہے مگر اس میں انڈیا درج نہیں وہ فوراً اس میں انڈیا درج کرا لیں۔

۶۔ یہ درخواستیں ۱۰ نومبر ۶۶ء تک بہرصورت نظارت خدمتِ درویشاں میں پہنچ جانی چاہئیں۔ کیونکہ وقت تھوڑا ہے لہٰذا قافلہ میں شامل ہونے والے احباب جلدی کریں۔

(ناظر خدمتِ درویشاں)

علیہ السلام نے اسے پورا کرنے کے لئے نظامِ وصیت کی بنیاد رکھ دی اور ایک نئے رنگ میں مالی قربانیوں کا مطالبہ فرمایا۔ وہ عمارت جس کی سکیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنائی۔ اس کی بنیادیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیار کیں۔ اور اس کی بعض دیواریں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالے عنہ نے کھڑی کیں اور اب اللہ تعالے کے فضل اور رحم کے ساتھ اسی عمارت کی تکمیل کا کام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ہاتھوں سے شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس عمارت کی ایک دیوار کی تکمیل کا کام فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے آغاز سے شروع ہو چکا ہے۔ اور انشاء اللہ وہ دن قریب ہیں جب الوصیت کے نظام کی تکمیل کے نتیجہ میں ہم بآوازِ بلند سُنیں گے "یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ ہوگا کیوں؟ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کا باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اُس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالے سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دُنیا پر وسیع ہوگا۔" (المصلح موعود بحوالہ نظام نو)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت

بعض احباب الوصیت کے نظام کو صرف چندہ وصیت ہی سمجھتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وصیت وہ تعلیم ہے جو حضور نے رسالہ الوصیت میں بیان فرمائی ہے۔ اس تعلیم میں جو مقاصد بیان کئے گئے ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے اور اس تعلیم کو یعنی اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے مالی قربانیوں کا ایک کم از کم معیار مقرر کر دیا تا ایک طرف یہ قربانیاں کرنیوالے افراد نمایاں ہوتے رہیں اور آنے والی نسلوں کے لئے نیک نمونہ چھوڑتے رہیں۔ دوسری طرف اس نظام کے نتیجہ میں یہ تعلیم ہمیشہ ہمیش ساری دنیا میں پھیلتی رہے پس الوصیت کا نظام بیان شدہ تعلیم پر عمل کرنے اور کم از کم (آمد اور کل جائداد کی) دس فیصد مالی قربانی کا نام ہے اب ان دونوں امور کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ سے کی جاتی ہے۔

نظامِ وصیت میں بیان شدہ تعلیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ دنیا کی کچھ ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنّم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے ہیں پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو۔ اور تھوڑے ہی دنوں تک، ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے۔ ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری گرمی اور تمہاری نرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع نہ کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی سے پیش آؤ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کی توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا ہر ایک طرف اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جاوے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آوے گی۔ وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔"

(الوصیت صفحہ ۱۲-۱۴)

(باقی)

قسط نمبر ۲

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے گیارھویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

نماز تہجد کا التزام اور درد و سوز کے ساتھ اجتماعی دعائیں

قرآن مجید اور احادیث کے درس ـ مختلف تربیتی موضوعات پر اہم تقاریر

(شعبہ اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۲۹ر اکتوبر کا پہلا اجلاس

۲۹ر اکتوبر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے گیارھویں سالانہ اجتماع کا دوسرا دن تھا آج کا پہلا اجلاس صبح ساڑھے چار بجے نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے شروع ہوا جس میں انصار نے بہت ذوق و شوق سے حصہ لیا اور اسلام اور احمدیت کی کامیابی کے لئے درد و سوز کے ساتھ اجتماعی دعائیں کیں۔ نماز تہجد مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے پڑھائی ـ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اجلاس کی بقیہ کارروائی محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی ـ سب سے پہلے مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے قرآن مجید کا درس دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابی حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری اور حضرت حافظ عبد السمیع صاحب امروہی سٹیج پر تشریف لائے اور ان ہر دو بزرگوں نے ذکر حبیب کے موضوع پر احباب سے خطاب فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ کے ایمان افروز حالات بیان کئے ـ ان تقریروں کے ساتھ اجلاس اول کی کارروائی سات بجے صبح اختتام پذیر ہوئی

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس نو بجے صبح مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ یہ اجلاس ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ اس کے مختلف حصوں کی صدارت میں محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے بھی حصہ لیا۔

اس اجلاس کی کارروائی بھی تلاوت قرآن پاک سے شروع کی گئی۔ جو کہ مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی بعد ازاں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے قرآن مجید کا اور محترم ملک سیف الرحمان صاحب نے حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا اور مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا ان تینوں بزرگوں نے اپنے درسوں میں تقویٰ شعاری پر خاص طور پر زور دیا اور اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کے احکام۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پیش کئے۔ بعد ازاں مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی تقویٰ شعاری"

مکرم فرخ صاحب کی تقریر کے بعد انصار کا انعامی تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل موضوع مقرر کئے گئے تھے:۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں کیا انقلاب برپا کیا۔
(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے دنیا کیسے متاثر ہوئی
(۳) اسلام ہی میں دنیا کی نجات ہے۔
(۴) صداقت حضرت موعود علیہ السلام
(۵) تربیت اولاد کے لئے نیک نمونہ کی ضرورت۔
(۶) باہمی محبت و اخوت کی تلقین
(۷) ذکر الٰہی۔

اس مقابلہ میں پندرہ انصار نے حصہ لیا۔ منصفین کے فرائض مکرم خان شمس الدین خانصاحب پشاور۔ مکرم چوہدری انور حسین صاحب شیخوپورہ اور مکرم میر محمد بخش صاحب گوجرانوالہ نے سرانجام دئے منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم اللہ بخش صاحب تسنیم راولپنڈی اول مکرم اطلاف خانصاحب پشاور دوم۔ اور مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب ربوہ سوم قرار پائے۔ اس تقریری مقابلہ کے بعد پروگرام میں سوال و جواب کے لئے وقت رکھا گیا تھا چنانچہ انصار کو موقع دیا گیا کہ وہ مختلف دینی مسائل کے متعلق سوالات دریافت کریں ـــــ بہت سے انصار نے اپنے سوالات لکھ کر بھجوا دئے۔ سوالات کی تعداد بہت زیادہ تھی مگر وقت کم تھا۔ تاہم اکثر و بیشتر سوالات کے جواب مختصر مگر جامع طور پر دئے جانے کا اہتمام کیا گیا۔ سوالات کے جواب دینے میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ محترم ملک سیف الرحمان صاحب اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے حصہ لیا۔

سوال و جواب کے اس دلچسپ سلسلہ کے بعد یہ اجلاس ساڑھے بارہ بجے ختم ہوا۔

اجلاس سوم

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اڑھائی بجے بعد دوپہر اجلاس سوم شروع ہوا اس اجلاس کے مختلف حصوں میں مکرم خان شمس الدین خانصاحب پشاور مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کراچی اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد جو کہ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب نے نظم پڑھی۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے قرآن پاک کا درس دیا اور درس میں آپ نے اطاعت کی اہمیت واضح فرمائی۔ درس قرآن پاک کے بعد مکرم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم اے نے صحابہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت شعاری کے موضوع پر تقریر فرمائی پھر مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ کراچی تقریر کرنے کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "خلافت سے دلی وابستگی کی اہمیت"۔ بعد ازاں مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ نے "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ تحریکات کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں" کے زیر عنوان تقریر فرمائی پھر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے تحریک جدید ہم سے کیا چاہتی ہے کے موضوع پر اور مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے وقف جدید کے تقاضے کے زیر عنوان تقریریں فرمائیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی جاری فرمودہ ان ہر دو تحریکوں کی اہمیت واضح کی۔

بالآخر محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور تقریر کرنے کے لئے تشریف لائے آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے جذبہ فدائیت و للہیت کو متعدد مثالوں کے ساتھ واضح فرمایا۔

محترم شیخ صاحب کی تقریر کے ساتھ یہ اجلاس پونے پانچ بجے اختتام پذیر ہوا۔

اس اجلاس کے بعد نماز مغرب تک دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے میدان میں انصار کی چند تفریحی کھیلیں ہوتی رہیں۔ (باقی)

بقایا داروں کیلئے ایک سبق آموز نمونہ

ضلع شیخوپورہ سے ایک بوڑھی خاتون نے لکھا ہے:۔

"براہ کرم اس سال کا چندہ تحریک جدید معاف کر دیا جائے تاکہ میں خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو کر جا سکوں"۔

اس فقرہ میں بقایا دار حضرات کے لئے ایک قیمتی سبق ہے۔ بقایا دار حضرات کو غور کرنا چاہیئے کہ اگر انہیں اس غریب بوڑھی بیوہ کی طرح فرض شناسی کی توفیق مل جائے تو ہر کوئی قسم کی پریشانیوں سے نجات مل سکتی ہے اسی لئے تحریک جدید کے وعدہ کنندگان کو مخاطب کر کے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

"تم خدا تعالیٰ سے جو وعدے کرتے ہو ان وعدوں کی عظمت کو پہچانو"۔

تحریک جدید کا بتیسواں سال ۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کو اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ جن دوستوں کے وعدے ابھی تک قابل ادا ہیں۔ وہ جلد ان کی تلافی کا اہتمام فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل)

"مجلس خدام الاحمدیہ تحریک جدید کی فوج ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا :۔

"پس میں نوجوانوں اور خصوصاً اُن نوجوانوں کو جو مجلس خدام الاحمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہوشیار کرتا ہوں کہ وہ اپنے مقام اور فرض کو پہچانیں"۔

خدام کے اس مقام اور فرض کے پیش نظر ہمارے محبوب امام رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے دفتر دوم کے وعدوں کو

پانچ لاکھ روپیہ

تک پہنچانے کی تاکید فرمائی تھی۔ خدام نے حضور کی اس پاکیزہ خواہش کو حضور کی حین حیات میں پورا کرنے کی سعادت نہیں پائی (دفتر دوم کے وعدے بائیسویں سال تک ... ۲۹۱۰۰۰ روپے تک پہنچ چکے ہیں) کیا خدام اس خواہش کو جو دراصل ارشاد کا رنگ رکھتی ہے، تحریک جدید کے نئے سال میں نہ پورا کر دکھائیں گے؟

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ حضور رضی اللہ عنہ کی صرف اسی ایک ہدایت پر عمل کر کے دکھا دیں کہ

کوئی خادم اپنی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم وعدہ پیش نہ کرے۔

بلکہ اس معیار سے ہر وعدہ زیادہ ہی ہو تو حضور رضی اللہ کی یہ دیرینہ خواہش کہ دفتر دوم کے وعدے

پانچ لاکھ روپے تک پہنچ جائیں

انشاء اللہ العزیز سال نو میں ضرور پوری ہو جائے گی۔ کیا خدام اپنے آقا کی اس دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کے لئے اپنی ماہوار آمد کا پانچواں حصہ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں؟ خدا تعالےٰ بزرگ و برتر آپ کو اس کی توفیق عطا فرماوے

(وکیل المال اول)

نظارت اصلاح وارشاد کا مفت لٹریچر

ہمارے پاس مفت اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ اس میں سے جماعتوں کو جس قدر ضرورت ہو طلب فرمائیں

(۱) جماعت احمدیہ کے عقائد

(۲) وفات مسیحؑ (۳) اسلام کا عالمگیر غلبہ

(۴) ہماری تعلیم (۵) احمدیت کا پیغام

(۶) پردہ (۷) حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کی پیشگوئی

(۸) حضرت علیؓ کی حضرت ابو بکرؓ سے برضا ورغبت بیعت

(۹) ہمارا مذہب (۱۰) دعوت

(۱۱) مسیح موعود کا مقام

(۱۲) امام الزمان کے مقاصد عالیہ

ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب ... اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (والدہ ڈاکٹر منیر احمد خان ربوہ)

۲۔ میرے والد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب اور سیر ریٹائرڈ کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں
منیر احمد سالار دوالہ۔ ضلع لائلپور

۳۔ اس عاجز کو چند اہم امور درپیش ہیں جملہ احباب جماعت ان کے باحسن طریق سرانجام پانے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار فضل الرحمٰن بی اے بی ٹی بھیرہ)

۴۔ خاکسار کے والد محترم مرزا محمود احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھیرووالہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ لیکن چند دنوں سے اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ احباب

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک کے عظیم الشان نظام سے آپ بخوبی واقف ہیں اس الٰہی تحریک کے ذریعہ جہاں ایک طرف افراد جماعت میں ایمان کا پیغام اخلاص اور قربانی کا نیا جذبہ پیدا ہوا ہے وہاں دوسری طرف اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں نئے افراد اور نئی جماعتیں مختلف ممالک میں قائم نہ ہو رہی ہوں اس الٰہی تحریک کی ایک شاخ امانت تحریک جدید کا قیام ہے جس کے متعلق حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

"امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرانے کے لئے ہی تھا اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو۔ وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے۔ پس میری تجویز یہ ہے کہ آدمی روٹی گھر میں رکھو تا جب ضرورت ہو اسے کھا سکو اور اسی غرض سے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہو"

اعلان دار القضاء

مکرم عبدالرحمٰن صاحب جنید ہاشمی تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے لکھا ہے کہ والد صاحب محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ۲۷/۹/۶۶ کو فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم کی امانت ذاتی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کھاتہ ۲۹۷۳/۱۰۷-۱۶ میں جو رقم مبلغ ۳۹۵۶۷۵ روپے جمع ہے۔ اس میں سے مبلغ ۲۳۹۲/- روپے میرے نام کے جمع ہیں۔ یہ مجھے فوری طور پر ادا کئے جائیں۔ اور مبلغ ۹۰۰/- روپے مرحوم کی پوتی مسماۃ فیروزہ فائزہ کے نام کی رقم بطور امانت جمع ہے یہ بھی محترم والد صاحب کی تحریر کے مطابق مجھے ادا کی جائے یا خود عزیزہ فیروزہ فائزہ کو ادا کر دی جائے۔ باقی رقم خالص حضرت والد صاحب مرحوم کی ہے۔ جو انہوں نے عرصہ دراز سے پنشن اور جمع شدہ روپیہ کی وجہ سے امانت میں رکھی ہوئی تھی۔ اس کے لئے بھی حضرت والد صاحب نے خاکسار کو تحریر دی ہوئی ہے کہ ان کی وفات کے بعد بمشورہ محترمہ والدہ صاحبہ کس طرح خرچ کرنی ہے اس باقی ماندہ روپیہ کے وارث محترمہ والدہ صاحبہ اور ہم دو بھائی (میں اور برادرم عبدالرحیم صاحب شبلی ایم کام اسسٹنٹ ایڈیٹر پاکستان ٹائمز لاہور ہیں) یہ باقی ماندہ رقم بھی ادا کی جائے۔ کیونکہ محترمہ والدہ سکینۃ النساء صاحبہ اور برادرم شبلی صاحب نے وصولی کرنے کا مجھے اختیار دیا ہے۔ (اس اختیار نامہ پر مکرم شبلی صاحب اور محترمہ سکینۃ النساء صاحبہ کے دستخطوں کے علاوہ مکرم امین الرشید صاحب کے بطور گواہ دستخط ہیں)

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

ولادت: عزیز عبداللطیف خان حال مقیم مڈل سیکس انگلینڈ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷/۱۰ بروز بدھ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی صحابی احمد نگر کا پوتا اور مکرم صوبیدار ڈاکٹر کرم بخش صاحب مرحوم آف حسن ابدال کا نواسہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام مختار احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین
منظور احمد خان ربوہ

۴ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (مرزا رفیق احمد عابد ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ)

۵۔ مکرم سید محمود لطیف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال کی صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (مرزا عبدالحق تحریک جدید ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئیے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہے۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۱۲

میں مبارک احمد ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ڈاکخانہ شاہدرہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اگر زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو فوری طور پر دے دوں گا۔ اور میری تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو کہ بذریعہ ملازمت ۲۱۶ روپیہ ہے میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع فوری طور پر مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر میری جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت جو کہ میری زندگی کی آخری وصیت ہے۔ ہر حالت میں قائم رہے گی۔ اور تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اول ۵/۵۰ روپے)

العبد:۔ مبارک احمد ولد چوہدری غلام حسین مکان نمبر ۴۳ غزل سٹریٹ شاہدرہ ٹاؤن۔

گواہ شد:۔ منصور احمد جاوید ناظم عمومی خدام الاحمدیہ ضلع لاہور موصی نمبر ۱۵۵۷۰

گواہ شد۔ غلام محمد صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن۔ ضلع لاہور

مسل نمبر ۱۸۵۱۴

میں محمود احمد چیمہ ولد چوہدری محمد صفدر مرحوم قوم چیمہ جٹ پیشہ ملازمت سرکاری عمر ۳۶/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۶۳ احمدیہ پارک ڈاکخانہ ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۳۷۰/- روپیہ بہ تفصیل ذیل ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے

وہ جائداد جو ورثہ میں ملی ہے بٹ جانے کے بعد میری ملکیت جو ثابت ہو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

تفصیل آمد:۔

تنخواہ ماہانہ	۱۲۵۰ روپے
سپیشل تنخواہ	۱۰۰ "
تکمیلی تنخواہ	۱۰۰ "
کل میزان	۱۴۵۰ "
انکم ٹیکس اور دوسرے ٹیکس	۸۰
آمد	۱۳۷۰ "

(شرط اول ۔/۰ روپے)

العبد محمود احمد چیمہ ۶۳ احمدیہ پارک ماڈل ٹاؤن۔ لاہور۔

گواہ شد:۔ عبدالواحد خان سیکرٹری وصایا وصیت نمبر ۱۵۴۲ حلقہ سول لائن لاہور

گواہ شد:۔ نور احمد خان وصیت ۹۴۲۳ صدر حلقہ سول لائن۔ لاہور۔

مسل نمبر ۱۸۵۱۵

میں منظور الحق ولد فضل حق صاحب قوم پال پیشہ وکالت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کالا گوجراں ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے:۔

۱۔ رقبہ اراضی دو کنال واقع محمود آباد (حلقہ پیراں غائب) جس میں سے نصف چاہی اور نصف بارانی ہے جس کی موجودہ قیمت تقریباً دو ہزار روپے ہے۔

۲۔ ایک مکان پختہ واقع محمودہ آباد مالیتی اندازاً تین ہزار روپے ہے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں وکالت کرتا ہوں میری پریکٹس نئی نئی ہے جس کی وجہ سے میری موجودہ آمد اندازاً ۱۵۰/ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اول ۳/۵۰) العبد:۔ منظور الحق امیر جماعت احمدیہ محمود آباد جہلم

گواہ شد:۔ محی الدین ملک سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محمود آباد۔ جہلم

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

دلفریب زیورات کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون ۲۶۲۳

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم منور احمد سعید ایم۔ اے ورلڈ بنک واشنگٹن کا نکاح عزیزہ صفیہ لطیف بنت مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب آف ملتان سے بعوض حق مہر ۵۰۰۰/ ہزار روپے ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ اکتوبر بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بابرکت کرے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنا کر اپنے خاص فضلوں سے نوازے

(روشن دین۔ گولبازار۔ ربوہ)

اعلان

خاکسار کو کچھ نقدی ملی ہے جس بھائی کی ہو نشانی بتا کر خاکسار سے لے لیں۔

خان محمد ہیڈ

گورنمنٹ پرائمری سکول فیکٹری ایریا ربوہ

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم کریم احمد طاہر جو کہ آزاد کشمیر کے علاقہ میں مائننگ انسپکٹر ہے اس کی دائیں ہاتھ کی ایک انگلی کا اگلا حصہ پتھر لگنے سے کٹ گیا ہے

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اس کی کامل شفا یابی اور آئندہ بھی ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(روشن دین گولبازار۔ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

ہمدرد نسواں (دانہ اگی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس پیکٹ ۲۰ روپے

تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے سلسلہ میں امامِ وقت کی آواز پر والہانہ لبیک

اشاعتِ اسلام کیلئے مخلصین جماعت کے انفرادی اور جماعتی وعدوں کی میزان پہلے ہی دن پانچ لاکھ روپیہ سے تجاوز کر گئی

۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کو خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے اہم ترین فریضہ کی طرف توجہ دلائی اور اس کی خاطر پہلے سالوں سے بڑھ چڑھ کر مالی مجاہدہ کرنے کی تلقین فرمائی چنانچہ نماز جمعہ اور اجتماع انصاراللہ کے درمیانی وقفہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین کی طرف سے وعدوں کا تانتا بندھ گیا۔ پھر حضور ایدہ اللہ نے اجتماع انصار اللہ کے پہلے اجلاس ہی میں مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے نمائندگان حضرات کو تحریک جدید کی قربانیاں پیش کرنے کی دعوت دی چنانچہ اس وقت جماعتوں کی طرف سے موجود نمائندگان نے جو وعدے پیش کئے وہ پانچ لاکھ روپے سے بھی تجاوز کر گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ان کی ایک قسط درج ذیل کی جاتی ہے اور قارئین کرام سے متعلقہ احباب کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

نمبر	جماعت	رقم
۱	جماعت احمدیہ کراچی شہر (اس جماعت کی اصل کوشش وعدوں کو ایک لاکھ روپیہ تک پہنچانے کی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ)	۸۱۰۰۰-۰۰
۲	ربوہ شہر	۵۲۰۰۰-۰۰
۳	لاہور شہر	۵۰۰۰۰-۰۰
۴	راولپنڈی شہر	۳۷۰۰۰-۰۰
۵	سیالکوٹ شہر	۶۰۰۰-۰۰
۶	پشاور شہر	۹۰۰۰-۰۰
۷	کوئٹہ شہر	۱۲۰۰۰-۰۰
۸	سرگودہا شہر	۱۲۰۰۰-۰۰
۹	لائل پور شہر	۱۴۰۰۰-۰۰
۱۰	شیخوپورہ	۸۰۰۰-۰۰
۱۱	گوجرانوالہ	۶۰۰۰-۰۰
۱۲	گجرات	۵۰۰۰-۰۰
۱۳	جھنگ شہر و صدر	۴۰۰۰-۰۰
۱۴	منٹگمری شہر	۷۰۰۰-۰۰
۱۵	ملتان شہر و چھاؤنی	۱۰۰۰۰-۰۰
۱۶	جہلم شہر	۴۰۰۰-۰۰
۱۷	حیدرآباد شہر	۶۰۰۰-۰۰
۱۸	حیدرآباد ضلع و باستثناء شہر	۷۰۰۰-۰۰
۱۹	تھرپارکر ضلع	۱۳۷۰۰-۰۰
۲۰	بہاولنگر شہر	۴۰۰۰-۰۰
۲۱	خیرپور ڈویژن	۱۵۰۰۰-۰۰
۲۲	مردان شہر	۱۸۰۰۰-۰۰
۲۳	ایبٹ آباد شہر	۲۲۰۰۰-۰۰
۲۴	کیمبل پور ضلع	۲۶۰۰۰-۰۰
۲۵	مشرقی پاکستان	۲۵۰۰۰-۰۰

وکیل المال اوّل تحریک جدید

دعائے نعم البدل

ظفر نور احمد ابن مکرم شیخ فیض الرحمٰن صاحب کراچی مورخہ ۲۸ر اکتوبر کو بعمر ایک سال ڈیڑھ ماہ لاہور میں وفات پا گیا۔ عزیز مرحوم حضرت شیخ نور احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑپوتا اور مکرم شیخ فیض قادر صاحب کراچی کا پوتا تھا۔ اس کا جنازہ اسی روز رات کو لاہور سے ربوہ لایا گیا اجتماع انصار اللہ کے رات کے اجلاس کے اختتام پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مقام اجتماع میں نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں نعش کو قبرستان میں دفن کیا گیا احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۳ر نومبر۔ صدارتی کابینہ نے آئین میں ساتویں ترمیم کے بل کی منظوری دے دی ہے اس کے تحت اسمبلیوں کو آرڈی نینسوں میں ترمیم کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔ موجودہ آئین کے تحت اسمبلیوں کو صرف یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ آرڈی نینس کو کلی طور پر منظور یا مسترد کر سکتی ہیں۔ نئے بل کے ذریعہ اسمبلیوں کو آرڈی نینس کی کسی بھی دفعہ میں ترمیم کا اختیار حاصل ہو جائیگا ترمیمی بل کا مسودہ صدارتی کابینہ کے اجلاس میں منظور کیا گیا جو کل یہاں صدر ایوب کی صدارت میں منعقد ہوا۔

● سرگودہا ۳ر نومبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ حکومت اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں اضافے اور بے روزگاری کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی صورت حال سے پوری طرح آگاہ ہے اور اس پر قابو پانے کے لئے مختلف اقدامات کر رہی ہے وہ کنال ریسٹ ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

مسٹر محمد موسیٰ نے کہا جب سے انہوں نے اپنے عہدہ کا حلف اٹھایا ہے وہ صوبے کے مسائل کا جائزہ لے رہے ہیں اور ان مسائل کا حل یقیناً تلاش کر لیا جائے گا لیکن فوری طور پر تمام تکالیف کے ازالہ کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ پیش آمدہ مسائل کے پہلوؤں کا جائزہ لینے ضابطے کی کارروائی مکمل کرنے اور محدود مال وسائل سے انہیں حل کرنے میں کچھ وقت درکار ہوتا ہے تاہم حکومت مسائل حل کرنے میں مصروف ہے اس کے نتائج انشاء اللہ بہت اچھے ہوں گے۔

● نئی دہلی ۳ر نومبر۔ بھارت کے صوبہ آندھرا میں خونریز فسادات کے بعد فوج طلب کر لی گئی ہے۔ اور بھارت کی بحریہ کے دستوں نے وشاکاپٹم کی بندرگاہ اور شپ یارڈ کا محاصرہ کر لیا ہے۔ سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں۔ اور شہر کو بندرگاہ سے ملانے والے تمام راستوں پر مسلح فوجی گاردیں مقرر کر دی ہیں۔ ادھر آندھرا پردیش اور مدھیہ پردیش کے مختلف شہروں میں لوٹ مار، فائرنگ اور آتش زنی کی وارداتیں جاری ہیں۔

گزشتہ دو روز کے دوران ہنگاموں میں پولیس کی گولیوں سے مرنے والوں کی تعداد پندرہ ہو گئی ہے وشاکاپٹم، ہسولی پٹم، سکندرآباد۔ وزیا نگرم اور دوسرے شہروں میں زبردست فسادات ہوئے ہیں۔ سکندرآباد میں ریلوے کے دفاتر اور کم از کم چھ دوسرے سرکاری دفاتر کو آگ لگا دی گئی ہے۔

● نئی دہلی۔ ۳ر نومبر۔ بھارت کی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں کل اندرا حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر بحث کے دوران الزام لگایا گیا کہ غلط پالیسیوں کی بناء پر دنیا میں ملک کا وقار گر گیا ہے عوام میں اضطراب اور بے چینی پھیل گئی ہے متعدد صوبوں میں قحط پڑا ہوا ہے بہت سے علاقوں میں نظم و نسق مفلوج ہو چکا ہے اور کمزور خارجہ پالیسی کی بناء پر بین الاقوامی برادری میں بھارت کی کوئی آواز نہیں۔ تحریک پر بحث کے دوران پارلیمنٹ میں ہنگامہ ہو گیا۔ عدم اعتماد کی تحریک پرسوا جن سنگھ کے مسٹر ادمانشکر ترویدی نے پیش کی تھی۔ اور انہی کی تقریر سے بحث کا آغاز ہوا۔

●۔ اقوام متحدہ ۳ر نومبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے سیکرٹری جنرل اوتھان پر بھاری اکثریت سے اعتماد ظاہر کیا ہے اور ان کے عہدہ کی میعاد موجودہ اجلاس کے لئے دسمبر کے آخر تک بڑھا دی ہے۔

درخواستِ دعا

میری نواسی گوجرانوالہ میں تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ احباب اور بزرگان کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت بخشے۔

(نورالدین خوشنویس دارالرحمت غربی ربوہ)

گمشدہ اون!

اون کا ایک گولہ جس میں دو سلائیاں بھی لگی ہوئی ہیں اور جس کے ساتھ سوئٹر کا بنا ہوا ایک حصہ بھی ہے ۲ر اور ۳ر نومبر کی درمیانی رات ریلوے سٹیشن کے عقب میں بڑی سڑک سے غلہ منڈی ہوتے ہوئے دفتر الفضل کی گلی تک کے درمیانی راستہ میں گر گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

عرفان احمد۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ